صدقہ فطر کے بہت ہی اہم وضروری مسائل پر مشتمل مختصر رسالہ

صدقہ فطر
کے
فضائل ومسائل

تحریر

مولانا احمد علی مردانی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

صدقہ فطر کے فضائل ومسائل

تحریر

مولانا احمد علی مردانی

صدقۂ فطر کے بہت ہی اہم وضروری مسائل پر مشتمل مختصر رسالہ

صدقۂ فطر کے فضائل ومسائل

تحریر

مولانا احمد علی مردانی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ؒ ٹاؤن کراچی

ناشر

اسلامی ادبی ٹولنہ مردان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

صدقات کے اقسام

صدقات کی دو قسمیں ہیں قسم اول صدقاتِ واجبہ، قسم دوم صدقاتِ نافلہ (نفلی صدقات یعنی وہ صدقات کی ادائیگی کی بدولت ثواب ملے اور نہ ادا کرنے پر کوئی عذاب وعید نہ ہو)۔ پھر صدقاتِ واجبہ کی بھی دو قسمیں ہے۔قسم اول سے مراد (مخصوص اموال کا مخصوص حصہ) زکوٰۃ (اور اموالِ مخصوصہ کا) عشر (یا نصفِ عشر) ہے اور قسم دوم سے مراد صدقۂ فطر ہے۔قسم اول یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے درج ذیل شرائط ہیں: شرط اول:۔نصابِ شرعی کا پایا جانا (یعنی مال مخصوص کا مقدارِ مخصوص میں پایا جانا شرط دوم :،حولان حول (یعنی مالِ مخصوصہ پر سال کا گزرنا)۔ شرط سوم عاقل ہونا، پس مجنون پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔شرط چہارم بالغ ہونا۔جمہور علماء کے نزدیک غیر بالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں اس لیے کہ نابالغ احکامِ شرعیہ کا مکلّف نہیں۔شرط پنجم مسلمان ہونا غیر مسلم پر ادائیگی زکوٰۃ اس لیے فرض نہیں کہ اُس کے پاس ایمان کی دولت نہیں گویا وہ اُصولیات کا منکر ہے تو فروعیات کے مکلّف بننے کا اہل نہیں۔شرط ششم آزاد ہونا پس غیر آزاد یعنی غلام پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں۔یہ وہ شرائط ہیں جو صدقۂ فطر کے وجوب میں بھی میں لازم ہیں مگر وہاں بالغ ہونا شرط نہیں صدقۂ فطر کی ادائیگی میں بالغ ہونا شرط نہیں نابالغ پر بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے اور یہ صدقۂ فطر اُس کا متولی یعنی والد ادا کرے گا،اسی طرح صدقۂ فطر کی ادائیگی میں آزاد ہونا بھی شرط نہیں،غلام پر بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے لیکن یہ ادائیگی مالک کے ذمہ ہے۔اسی طرح صدقۂ فطر کی ادائیگی میں حولانِ حول یعنی سال گزرنے کی بھی شرط نہیں فقط عید کے دن مالِ مخصوص کا مقدارِ مخصوص (نصابِ مخصوص) کے ساتھ پایا جانا ضروری ہے۔

مختلف اشیاء کے مختلف نصاب

۔پھر سونے چاندی اور مالِ تجارت کے لیے الگ ہے،اور جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے شریعت نے الگ نصاب مقرر کیا ہے،اسی طرح فصلوں پھلوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے الگ نصاب مقرر ہے ۔ ہر اِک قسم میں تب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جب اُس مخصوص مال کا مخصوص نصاب پایا جائے اور ان میں سے بعض پر سال کا گزرنا شرط ہے جیسے سونا، چاندی، مالِ تجارت اور بعض پر سال کا گزرنا شرط نہیں بلکہ اُس کی ادائیگی مخصوص فصل (اناج اور پھل) کے ساتھ مخصوص شرائط کے ساتھ ہوگی ۔

قسم دوم یعنی صدقۃ فطر کی ادائیگی کے لیے بھی وہی شرائط نہیں جو زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ہیں ۔مگر بعض مسائل میں صدقۃ فطر کے احکام زکوٰۃ سے مختلف ہیں جس طرح کی گزشتہ سطور میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے ۔المختصر تفصیلِ مذکور سے یہ بات بلکل عیاں ہوگئی کہ جس پر زکوٰۃ لازم ہے اُس پر صدقۃ فطر کی ادائیگی بھی لازم ہے ۔مگر یہ ضروری نہیں کہ جس پر صدقۃ فطر لازم ہو اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی لازم ہو۔اس لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مالِ مخصوص پر سال کا گزرنا شرط ہے،مگر صدقۃ فطر کی ادائیگی کے لیے فقط عید کے دن نصاب کا پایا جانا ضروری ہے سال کا گزرنا شرط نہیں،اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کے نصاب کو پورا کرنے کے لیے گھر میں ضرورت سے زائد اشیاء شمار نہیں کی جائے گی ،صدقۃ فطر کی ادائیگی میں گھر کے اندر ضرورت سے زائد چیزوں کو نصاب کی تکمیل کے لیے شمار کیا جائے گا۔مثلاً گھر میں ضرورت سے زائد برتن ہیں تو زکوٰۃ کے نصاب میں وہ شمار نہیں ہوں گے مگر صدقۃ فطر کی نصاب پورا کرنے کے لیے ایسے برتنوں کو (جو گھر میں ضرورت سے زائد ہوں) شمار کیا جائے گا۔یہی حکم گھر کے تمام اشیاء سے متعلق ہے ۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جہاں صدقۃ فطر کے دوسرے احکام مذکور ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر صدقۃ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے

۔۔۔۔الفاظِ حدیث یوں ہے: عن ابن عمر، قال فرض رسول اللّٰہ ﷺ زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعا من شعیرٍ علی العبد والحرّ والذکر ولانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا اَن تؤدّیٰ بھا قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (متفق علیہ)

صدقہ فطر کی ادائیگی کے فضائل

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ (صدقۃ فطر) ایک صاع گندم کا دو شخصوں کی طرف سے ہے چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد یا عورت، سب کی طرف سے نصف نصف صاع ہے، تم میں جو غنی (مالدار یعنی نصاب کا مالک ہو) ہو اس کو اللہ تعالیٰ (صدقۃ فطر کی ادائیگی کی وجہ سے) پاک کر دیتا ہے، اور تم میں جو فقیر (یعنی جس کے پاس مال کا مقدارِ مخصوص نہ پایا جائے) ہو، (اور اس کے باوجود وہ صدقۃ فطر ادا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دینے سے بھی زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔ (ابو داؤد) اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ فطر کو فرض (لازم) کیا ہے روزوں کو بے فائدہ اور فحش باتوں سے پاک کرنے کی وجہ سے اور مساکین کو کھلانے کے واسطے۔ (ابوداؤد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک صدقۃ فطر ادا نہیں کیا جاتا اُس وقت تک تمام رمضان المبارک کے روزے زمین وآسمان کے درمیان میں معلق رہتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی تک نہیں پہنچتے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ صدقۃ فطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرتا ہے اور محتاجوں کی خوراک ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ صدقۃ فطر کے درج ذیل فائدے ہیں۔

☆ روزوں کی قبولیت کا باعث بننا

☆ روزہ دار کے روزوں کو لغویات وبیہودہ باتوں سے پاک کرانا

☆غرباء ومساکین کے لیے خوراک مہیا کرنا

☆غرباء کے ساتھ صدقۂ فطر کی ادائیگی زیادہ کا وعدہ

صدقہ فطر کب واجب ہوتاہے؟

اہل علم فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر کے وجوب کا وقت ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کی تکمیل نہیں ہے بلکہ صدقۂ فطر اپنے مخصوص شرائط کے ساتھ اُس وقت لازم ہوگا جب یکم شوال المکرّم کی رات کی تکمیل ہو اور صبح صادق طلوع ہو۔اسی لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ جو بچہ صبح صادق طلوع ہونے کے بعد پیدا ہو اُس کے والد پر اُس کا صدقۂ فطر ادا کرنا لازم وضروری نہیں اور جو بچہ صبح صادق طلوع ہونے سے قبل پیدا ہو اُس کے والد پر اُس کا صدقۂ فطر ادا کرنا لازم وضروری ہے۔

صدقہ فطر کس پر لازم ہوتاہے؟

صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر اُس انسان پر واجب ہے جس کے پاس مال کا مخصوص نصابِ شرعی موجود ہو۔لفظ مال میں عمومیت ہے یعنی چاہے وہ مال سونا چاندی کی شکل میں ہو یا مال تجارت یا پھر گھر کی ضروریات سے زائد گھر میں کوئی چیز (مال) موجو ہو۔

نصاب شرعی سے کیا مراد ہے؟

نصابِ شرعی سے مراد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت یا اس قیمت کے مساوی ضرورت سے زائد سامان ہے یہاں سامان میں عمومیت میں ہے یعنی چاہے وہ سامانِ مال تجارت یا گھر میں موجود دیگر ہو۔تو ایسے شخص پر عید الفطر کی کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے کے ساتھ صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے۔پس اگر فجر ہونے سے پہلے ہی کوئی شخص وفات پا گیا تو اس پر اُس کے مال میں صدقۂ فطر لازم نہیں۔اسی طرح جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقۂ فطر اس کا والد ادا کرے گا۔

صدقہ فطر کے مستحق لوگ وغیر مستحق لوگ

صدقہ فطر (فطرانہ) ہر اُس شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو زکوۃ دینا جائز ہو۔یعنی بہن بھائی، چچا چچی ، ماموں، ممانی، چچازاد بھائی، چچازاد بہن، ماموں زاد بہن، ماموں زاد بھائی، ماموں زاد بہن اور وہ تمام لوگ جن کے پاس نصاب کے مساوی مال نہ ہو اُن کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔اسکے علاوہ اُصول وفروع یعنی والد، والدہ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، نواسا، نواسی، پوتا، پوتی (یعنی آباء واجداد اور اولاد اور اولاد کی اولاد یا پھر اولاد کی اولاد کی اولاد وغیرہ) کو صدقہ فطر دینا صحیح نہیں۔اسی طرح امیر (صاحبِ نصاب) کو صدقہ فطر نہیں دیا جاسکتا، الِ بنو ہاشم (سادات) کو بھی صدقہ فطر دینا جائز نہیں کیونکہ یہ اموال کا میل ہے اور میل کا استعمال الِ نبی ﷺ کے لیے حدیث کی رُو سے جائز نہیں۔اسی طرح اُن اُمورِ خیر میں صدقہ فطر کا استعمال درست نہیں جہاں اُس مال کوئی شخص مالک نہ بن سکے، اُمور خیر سے مراد صدقہ فطر کی رقم سے مسجد، مدرسہ، ہسپتال، جنازہ گاہ، سکول، قبرستان، یا راستہ کی تعمیر وغیرہ۔صدقہ فطر تنخواہ کے عوض نہیں دیا جاسکتا۔اسی طرح میاں بیوی کو اور بیوی شوہر کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کب ہو؟

مستحب یہی ہے کہ صدقہ فطر کو نمازِ عید سے پہلے ادا کیا جائے تا کہ غرباء و مساکین اپنی ضروریاتِ زندگی خرید کر دوسروں مسلمانوں کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکے۔عیدالفطر کی نماز کے بعد ادا کرنا بھی جائز ہے لیکن اتنی تاخیر مکروہ وخلافِ سنت ہے، اور اگر بالکل ادا نہ کیا تو زندگی کے کسی بھی موڑ پر ادا کرنا لازم وضروری ہوگا۔صدقہ فطر کی ادائیگی رمضان المبارک کے چاند نظر آنے کے بعد جائز ہے۔درج ذیل میں حکمِ استحباب (صدقہ فطر کی ادائیگی کا طریقہ مسنون) منقول ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور کا اور ایک صاع جو کا مسلمانوں کے ہر غلام، آزاد، مذکر، مؤنث، چھوٹے اور بڑے پر فرض (مقرر) کیا ہے اور حکم فرمایا کہ صدقہ فطر لوگوں کے نماز (عیدالفطر)

کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کردیا جائے ۔یہ حدیث تو بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی ہر شخص پر لازم ہے ایک دوسرے حدیث نے اس حدیث کو سہل اور واضح فرمادیا ہے ۔مسند احمد میں ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''**لا صدقة الا عن ظهر غنى** ''ترجمہ: صدقہ (یعنی صدقہ فطر)تو تونگری سے واجب ہوتا ہے اب تو اب تونگری کی حد ہونی چاہیے اور وہ حد شرعی نصاب ہے ۔اس بناء پر اہل علم علماء حنیفہ لکھتے ہیں کہ صدقہ فطر کے وجوب کا حکم صرف اُمراء (یعنی امیر و مالدار لوگوں) کے لیے ہے ،فقراء و مساکین پر صدقہ فطر ادا کرنا لازم وضروری نہیں ۔

مقدارِ صدقہ فطر

صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے حدیث میں چار اشیاء (یعنی گندم ،جو ،کھجور ،انگور/ کشمش) کا ذکر موجود ہے ۔اُن میں گندم نصف صاع اور باقی تین کے ذریعے اگر صدقہ فطر کی ادائیگی مقصود ہو تو پورا ایک صاع ادا کیا جائے گا ۔دار قطنی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث '' قال خطبنا النبي ﷺ فقال من كان عنده شيء فليتصدق بنصف صاع من بر '' ہے اور اور مستدرک حاکم میں ابن عمر و رضی اللہ عنہما کی حدیث '' انه عليه السلام امر عمرو بن حزم فقال من كان عنده شيء فليتصدق بنصف صاع من بر '' ہے اسی طرح دیگر احادیث یہی مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ فطر گندم میں نصف صاع اور دیگر اشیاء میں ایک مکمل صاع ہے ۔ابو داؤد شریف میں حضرت ابن عمر و رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع شعیر کا تھا اور ایک صاع کھجور کا اور ایک صاع کشمش کا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو گندم کے ایک صاع کے بدلے میں نصف صاع مقرر کردیا اس سے معلوم ہوا کہ گندم سے نصف صاع دینے پر صحابہ کا اجماع ہو گیا ۔اب رہی یہ بات کہ صاع سے کیا مراد ہے؟

جمہور اہل علم کی تحقیق یہی ہے کہ عصر نبوی ﷺ کے زمانے کا صاع موجودہ زمانے کے ساڑھے تین سیر کے مساوی ہوا کرتا تھا۔پس اگر گندم میں سے صدقہ فطر کیا ادائیگی مقصود ہو تو نصف صاع دیا جائے گا اور نصف صاع پونے دو سیر کے برابر ہی ہوتا ہے۔اور اگر پورے صاع کی ادائیگی مقصود ہو تو پھر ساڑھے تین سیر کی ادائیگی ہوگی۔گندم میں نصف صاع یعنی پونے دو سیر اور دیگر اشیاء مثلاً کھجور، کشمش وغیرہ میں ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر ادا کیے جائیں گے۔

صدقه فطر کے چند متفرق اهم مسائل

☆صدقہ فطر کی ادائیگی کے وقت ضروری نہیں ہے کہ جس کو صدقہ فطر دی جائے اُن کو بتایا جائے کہ یہ صدقہ فطر (فطرانہ) ہے، بلکہ یہ صدقہ (فطرانہ) دیگر ناموں مثلاً ہدیہ، تحفہ یا عیدی وغیرہ ناموں سے بھی دیا جا سکتا ہے۔البتہ ادائیگی کے وقت صدقہ فطر کی ادائیگی کی نیت ضروری ہے۔

☆امام، موذن، اُستاد یا خادم خدمت کے عوض صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔ہاں اگر یہ لوگ مستحق زکوۃ ہیں تو پھر ان حضرات کو صدقہ فطر دینا جائز ہوگا۔

☆جب عورت خود صاحبِ نصاب (یعنی مالدار) ہے۔تو پھر وہ خود ہی اپنے مال سے صدقہ فطر ادا کرے گی، کسی اور پر اُس کا صدقہ فطر ادا کرنا لازم نہیں۔البتہ والد پر نابالغ اولاد کا صدقہ فطر ادا کرنا لازم وضروری ہے۔یہی حکم میاں بیوی کا ہے یعنی میاں پر بیوی کا صدقہ فطر ادا کرنا لازم نہیں، اگر بیوی صاحبِ نصاب ہے تو بیوی ہی صدقہ فطر ادا کرے گی، البتہ اگر شوہر بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہے تو ادا کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔۔۔وما توفیقی الا باللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بحمد اللہ تعالیٰ وبتوفیقہٖ ....ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ...وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہٖ واصحابہ اجمعین .

اٰمین یارب العٰلمین